سید تصدق بخاری

جبہہ و جبین

لغوی علمی اور تحقیقی بحث

جب سے ماہنامہ الحق میں جبین کی بحث شروع ہوئی ہے ملک و بیرون ملک سے اس موضوع پر کثرت سے مضامین، مقالے اور خطوط موصول ہو رہے ہیں الحق کے محدود صفحات کے پیش نظر صرف ان ہی حضرات کے مضامین کو ترجیح دی جاتی ہے جنہوں نے اولاً بحث شروع کی یا پھر جن کا مضمون اپنے موضوع ہی تک محدود رہا۔ قارئین کا ایک وسیع حلقہ علمی اور تحقیقی ذوق کے پیش نظر اس سلسلۂ تحقیق کو پسند بھی کرتا ہے اور حصہ بھی لینا چاہتے ہیں ہم باحثین و شائقین کے اصرار پر اس سلسلہ کی چند مزید اقساط بھی نذر قارئین کر رہے ہیں۔ (ادارہ)

جبہہ و جبین کی تحقیق انیق و تدقیق عمیق

حضرات قارئین کرام! موقر مجلہ الحق نومبر ۱۹۹۲ء کے شمارہ ۲ میں جناب پروفیسر حمداللہ قریشی صاحب کا مقالہ جبین کا معنی پیشانی بھی ہے، کے زیر عنوان نظر سے گزر کر بصیرت نواز ہوا جو راقم آثم کی تردید و اصلاح کیلئے موصوف نے حموضت و مرارت کی کلک سے ارقام فرمایا ہے۔ موصوف کی اس تحریر کو پڑھ کر احقرالاثیم راجی رحمت ربہ الکریم کلیجہ مسوس ہو کر رہ گیا کہ محترم پروفیسر صاحب جبین و جبہہ کی متعین شدہ حدود سے قطعی ناواقفی کی وجہ سے اس خوش فہمی میں مبتلا ہیں کہ جبین کا معنی پیشانی بھی ہے۔ حال آنکہ امر واقعہ یہ ہے کہ عربی کی کسی معتبر لغت یا ثقہ حدیث میں یہ نہیں ہے کہ جبین کا معنی پیشانی بھی ہے اس کے برعکس ابن سیدہ کی ام اللغت المحکم کی بنا پر علامہ امام رازیؒ فرماتے ہیں جبین کا معنی پیشانی کرنا غلط ہے۔ کما مر۔ اگر جبہہ یعنی پیشانی کی متعینہ حد، کنف و کنارہ سے واقف ہوتے تو موصوف اس ذہول کے مرتکب نہ ہوتے کہ جبین کا معنی پیشانی بھی ہے درحقیقت بات یہ ہے کہ جبہہ کی تقصیرِ حد اور جبین کی وسعتِ حد و کنف سے بُعد

لہ ان کا پورا نام۔ ابوالحسن علی بن اسمٰعیل بن سیدہ الاندلسیؒ ہے۔ توفی ۴۵۸ھ انہوں نے ام اللغت المحکم لکھی ہے ان العرب کی اصل زمین یہی ہے۔

ہی کی وجہ سے موصوف جبین کو جبہہ کہنے پر مصر ہیں۔ سچ ہے کہ

اہلِ نظر ذوقِ نظر خوب ہے لیکن
جو شئے کی حقیقت کو نہ سمجھے وہ نظر کیا

راقم آثم اپنے کرم فرما منتقد جناب پروفیسر صاحب موصوف سے محترمانہ مرافعہ گزار ہے کہ اس لاشئی کی، الحق دسمبر ۱۹۹۱ء کے شمارہ میں مرافعانہ گذارشات اور زیر نظر مرافعت کو بنظر امعان ملاحظہ فرما کر ثلج صدر کے ساتھ منصفانہ تحقیق و تدقیق اور کنج کاوی فرمائیں تاکہ آپ کے سامنے یہ بات اجلی واسنی ہو کر آجائے کہ جبہہ وجبین شئی واحد نہیں ہے بلکہ الگ الگ دو چیزیں ہیں جن کا ایک دوسرے پر انطباق و اطلاق نہیں ہوتا نہ ہوسکتا ہے۔ قبل اس کے کہ میں قارئین عظام کو یہ بتاؤں کہ جبہہ وجبین کا محل وقوع کہاں ہے یعنی جبہہ کس جگہ کو کہتے ہیں اور جبین سر کے کس حصہ کا نام ہے۔ پہلے جناب پروفیسر صاحب کی تحریر کو علمی کسوٹی پر کس کر دیکھتے ہیں کہ اس کا کس نوع سے تعلق ہے اور اسکی کنہہ کیا ہے۔

الحق نومبر ۱۹۹۲ء کے شمارہ ۲ کے صفحہ ۴۳ سے ۴۷ تک پانچ صفحات پر موصوف کا مقالاتی مضمون پھیلا ہوا ہے جس میں آپ خامہ فرسا ہیں کہ،

امام بخاریؒ اور دوسرے محدثین نے وان جبینہ لیتفصد عرقاً کے جو الفاظ حضرت عائشہؓ کی زبانی نقل کئے ہیں اس کی تفصیل دوسری روایات میں ملتی ہے جس سے یہ بات نکھر کر سامنے آتی ہے کہ یہ پسینہ[ل] کہاں سے پھوٹتا تھا۔

ہشام کے والد نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس بارے میں جو روایت نقل کی ہے اس کے الفاظ یہ ہیں قالت ان کان لینزل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الغداۃ الباردۃ ثم تفیض جبہتہ عرقاً۔ (مسلم ج ۲ ص۲۵۷)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ٹھنڈی صبح میں وحی اترتی تو آپ کی پیشانی سے پسینہ بہتا۔ بات بالکل واضح ہوگئی کہ جس روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جبین کا لفظ استعمال کیا ہے وہاں اس سے انکی مراد پیشانی ہے۔ بلفظہٖ۔

حضرات قارئین کرام! کاش کتنا اچھا ہوتا کہ زیر نظر مقالہ لکھنے سے پہلے موصوف حدیث کے اسرار و رموز اور مضمرات و مکنونات پر بصیرت کی نظر عمیق ڈال لیتے یا چٹائی پر بیٹھ کر احادیث پڑھانے والے کے

ل موصوف کا یہ املا غلط ہے۔ صحیح املا پسینا ہے نہ کہ پسینہ۔ بعض اردو لغات میں یہ املا ہونے سے صحیح نہیں ہوسکتا۔

کہنہ مشق شیخ الحدیث سے ہی ان احادیث کی تطبیق وتضاد کے متعلق استفسار فرمالیتے تو موصوف کو توضیح و توثیق سے معلوم ہو جاتا کہ ثم کا لفظ لانے کا مطلب یہ ہے کہ جبین سے پسینا اتنا کثرت سے نکلتا تھا کہ جبین کی دائیں بائیں کی دونوں حدوں سے گزر کر جبہہ یعنی پیشانی سے بھی بہنے لگتا۔ حدیث کے سیاق وسباق سے شناسائی کے فقدان کی وجہ سے موصوف اس خوش فہمی میں گم ہو کر رہ گئے ہیں کہ جبین کا معنی بھی پیشانی ہی ہے۔ اگلے صفحہ پر موصوف کا قلم یوں گوہر ریز ہے۔ آیئے ذرا آگے بڑھتے ہیں حضرت ابوسعید خدریؓ نے ابوسلمہ سے لیلۃ القدر کے بارے میں جو حدیث بیان کی ہے اس میں یہ ہے کہ رمضان کی اکیسویں رات کی صبح کو جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر سے فارغ ہوئے تو ان کے جبہہ مبارک پر مٹی کا اثر تھا۔

الفاظ یہ ہیں :- فرایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسجد فی الماء والطین قال حتیٰ رایت اثر الطین فی جبھتہ۔ (مسلم ج ۱ صفحہ ۳۷۰)

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پانی[1] اور مٹی میں سجدہ لگاتے ہوئے دیکھا یہاں تک کہ ان کی پیشانی مبارک پر میں نے مٹی کے اثرات دیکھ لیے۔

اب یہی خدریؓ اس حدیث کو دوسرے لوگوں کو ان الفاظ میں بیان فرماتے ہیں۔ فخرج حین فرغ من صلوۃ الصبح وجبینہ وروثۃ انفہ فیھما الطین والماء۔ (مسلم ج ۱ صفحہ ۳۷۰)

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز پڑھ کر نکلے تو ان کی جبین اور ناک کے بانسے پر مٹی اور پانی کا نشان تھا۔ یہ صحابی ایک جگہ جبہہ اور دوسری جگہ جبین کا لفظ کیوں بولتے ہیں؟ اس لیے کہ ان کے ہاں دونوں کے معنی پیشانی ہیں۔ بلفظہ۔

قارئین کرام، یہاں حدیث کا منشاء وہ نہیں ہے جو مقالہ نگار نے اپنا موقف ثابت کرنے کے لیے تحریر کیا ہے بلکہ حدیث کا اصل منشا یہ ہے کہ راوی نے جبہہ کے بعد جبین کو کیچڑ آلود، گارے کے نشان کو یقینی بنانے کے لیے بتایا ہے۔

اگر صرف یہ کہا جاتا کہ جبہہ یعنی پیشانی مبارک پر گارے کا اثر تھا تو سامعین یہ سمجھتے کہ مسجد کا فرش کچا تھا۔ اس لیے مٹی کا نشان پیشانی مبارک پر معمولی سا لگ گیا ہوگا ایک جگہ یا دونوں جگہ صرف جبہہ کا لفظ استعمال کرنے سے لیلۃ القدر کی اہمیت ظاہر نہ ہوتی بایں وجہ یہ فرمایا کہ پیشانی مبارک پر کیچڑ کا نشان اتنا واضح تھا کہ وہ جبہہ سے گزر کر جبین تک پھیلا ہوا تھا۔ فافہم وتدبر

پھر صفحہ ۴۶ پر موصوف اپنے موقف کی تائید میں فرماتے ہیں، قرآن کریم میں ہے:۔ یوم یُحمیٰ

[1] پانی اور مٹی کا صحیح ترجمہ گارا یا کیچڑ ہے۔ پورا ترجمہ تصحیح طلب ہے۔

عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ۔ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ۔ (التوبہ ۳۵)

ایک دن ایسا آئے گا کہ اسی سونے چاندی پر جہنم کی آگ دھکائی جائے گی اور پھر اسی سے ان لوگوں کی پیشانیوں اور پہلوؤں اور پیٹھوں کو داغا جائے گا یہ ہے وہ خزانہ جو تم نے اپنے لیے جمع کیا تھا، لو اب اپنی سمیٹی ہوئی دولت کا مزہ چکھو۔ جباہ جبہہ کا جمع ہے جس کا معنی پیشانی ہے اور اس میں کسی کا اختلاف نہیں اب دیکھیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت کی تشریح فرماتے ہوئے جبہہ کی جگہ کس لفظ کا استعمال فرماتے ہیں۔

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مامن صاحب ذھب ولا فضۃ لا یؤدی منھا حقھا الا اذا کان یوم القیامۃ صفحت لہ صفائح من نار فاحمی علیھا فی نار جھنم فیکویٰ بھا جنبہ وجبینہ وظھرہ۔ (مسلم ج ۱ ص۳۱۸)	کوئی سونے چاندی کا مالک نہیں جو اس کی زکوٰۃ نہ دیتا ہو، مگر وہ قیامت کے دن ایسا ہوگا کہ اس کی چاندی سونے کے تختے بنائے جائیں گے اور وہ جہنم کی آگ میں گرم کیے جائیں گے پھر اس کی جبین اور کروٹیں اور پیٹھ داغی جاویں گی۔ بلفظہ

قرآنی آیت میں لفظ جبہہ استعمال کیا گیا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جبہۃ کی جگہ جبین کا لفظ استعمال فرمایا ہے جس سے مکرم ومحترم جناب پروفیسر صاحب اس خوش فہمی میں مبتلا ہوگئے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے بھی جبہہ کی جگہ لفظ جبین بول کر جبین کا معنی پیشانی ہی بتایا ہے حال آنکہ رسول خدا نے جبین کا معنی پیشانی نہیں بتایا بلکہ آپؐ نے قرآنی لفظ جبہہ کی جگہ لفظ جبین لاکر قرآنی آیت کی تفسیر وتشریح فرماتے ہوئے اس بات کی تصریح فرمادی ہے کہ مانعین زکوٰۃ کی جباہ یعنی پیشانیوں پر ہی چھوٹے چھوٹے[لہ] داغ نہ ہوں گے بلکہ یہ داغ ان کی پیشانیوں کے دائیں بائیں ان کی جبینوں تک لگے ہوئے ہوں گے۔ لفظ جبین بول کر نبی علیہ السلام نے مانعینِ زکوٰۃ کو دیئے جانے والے داغوں کی المناک تصویر اور ان کی ذلت ورسوائی کا نقشہ کھینچ کر بتایا ہے نہ کہ جبین کا معنی پیشانی بتایا ہے۔ یاد رہے کہ قرآنی لفظ جُنُوْبُهُمْ، جَنْب کی جمع ہے جس کا معنی پہلو، جہت اور جانب ہے اور جنب کا لفظ بدن کے پہلو اور پیشانی کے پہلو، چاروں کا محیط ہے۔ جنوب میں جبین بھی شامل ہے اس لیے قرآن نے صرف لفظ جُنُوْبُهُمْ بولا ہے اسے ہر آدمی نہیں سمجھ سکتا۔ اس لیے نبی اکرم

[لہ] درحقیقت نبی علیہ السلام نے جبہہ کی جگہ جبین نہیں بولا بلکہ جنوبھم کی تفسیر کے لیے لفظ جبین سے جَنْب یعنی پہلو جہت کی وضاحت فرمائی ہے۔ [لہ] کیونکہ خود پیشانی چھوٹی سی جگہ کا نام ہے۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے لفظِ جبین بول کر یہ وضاحت وصراحت فرمادی ہے کہ جُنُوْبُھُمْ میں جبین بھی شامل ہے بہہ وجبین کے محل وقوع اور توسع وتعمق سے بے خبری کی وجہ سے ہی محترم پروفیسر صاحب جبین کو جبہہ بجھ بیٹھے ہیں۔

بہہ وجبین کا محل وقوع اور اطراف و اکناف مع امثلہ

بہت سے غیر ملکی زبان کے الفاظ ایسے ہوتے ہیں جو اہل ملک کی قومی زبان کے الفاظ پر اپنا سایہ ڈال کر ان کو اپنے سلتے کے پردے کے پیچھے رکھ کر ان کی جگہ خود لے لیتے ہیں مثلاً آپ حج کے لیے تشریف لے جائیں تو حرمین شریفین کے دربانوں کو آپ یہ کہتے ہوئے پائیں گے کہ یلّہ یلّہ یلّہ، جس کا معنی ہے جلدی چلو جلدی چلو جلدی چلو۔ یہ فارسی کا لفظ ہے۔ عربی میں اس کا تلفظ یاالّہ کرتے ہیں اس کا معنی آؤ بھی ہے اور آگے بڑھو بھی۔

موسیقی، یونانی ہے لیکن ہماری لغت کی کتابوں میں اسے عربی لکھا ہے۔ اس کا معنی ہے۔ الفاظ کی زیروبم، اتار چڑھاؤ۔ آواز کی کھینچ تان۔ فیروز اللغات ص۱۱۲۵، لغات سعیدی ص۷۹۷ میں اسے عربی لکھا ہے۔ فلسفہ PHILOSOPHY یونانی ہے۔ ہماری کتب لغات میں اسے عربی بتایا گیا ہے، یونانی میں فیلا یعنی دوست اور سوف، یعنی حکمت سے مؤرد اور مفرس ہو کر فلسفہ بن گیا۔

اسطرلاب - ASTROLABE معرب یونانی سے معرب ہے۔ امریکہ میں جو ٹمبیکو[1] تھا وہ برصغیر میں آکر تمباکو بن گیا ہے لیکن انگلینڈ اور امریکہ والے تمباکو نہیں بلکہ ٹمبیکو ہی بولتے ہیں۔ اس پر جبین کو بھی قیاس کر لو۔ لن ٹرن - LANTERN لندن سے آکر برصغیر میں لالٹین ۔ بتی ۔ بن گئی۔ لالٹین۔ لن ٹرن کا مؤرد ہے اور لنترہ، لالٹین کا ہی مفرس ہے۔

آصف ۔ عبرانی ہے جس کا معنی ہے اکٹھا کرنا، جمع کرنا، پاک کرنا، ضبط کرنا۔ آصف برخیا سیدنا سلیمانؑ کا وزیر تھا اس کا استعمال اردو میں بھی ہے۔

کد اور کدہ، فارسی ہے جس کا معنی ہے گھر۔ لیکن یہ فارس سے چل کر جب برصغیر میں وارد ہوا تو گڈھ پھر گڑھ پھر گھر بن گیا۔ لیکن اب بھی دولت گڈھ یا دولت گڑھ کوئی نہیں لکھتا بلکہ دولت کدہ ہی لکھتے اور بولتے ہیں اسی طرح جبین عربی ہے جس کا معنی ہے طرف، جانب، جہت، کروٹ۔ لیکن جب جبین فارس میں آیا تو فارسیوں نے اسے جبین سے پیشانی بنادیا۔ فارس سے ورود ہند کے بعد اسے پیشانی ہی کہنے لگے۔ کما سیاتی پھر ادر دیکھئے۔ کندہ فارسی ہے لیکن جب سے سیدنا سلمان فارسیؓ کے ساتھ مدینہ منورہ میں پہنچا تو وہاں

---

[1] ٹوبیکو۔ TOBACCO

سے مقامِ اُحد کے قریب غزوہ احزاب میں پہنچ کر خندق[۱] بن گیا۔ ثابت ہوا کہ خندق کندہ کا معرب ہے۔ خندق کھودنے کا مشورہ حضرت سلمان فارسیؓ نے ہی دیا تھا۔ افیون کو لغات سعیدی میں عربی لکھا ہے جو کہ غلط ہے فیروز اللغات ص۹۹ پر بھی عربی لکھا ہے۔ افیون، اپیون۔ APION کا معرب ہے اور اپیون یونانی ہے جس کا معنی ہے گہری نیند سلانے والی۔ گویا اپیون یونان سے عرب میں آکر افیون کہلایا اور برصغیر میں پہنچ کر افیون اور افیم ہی کہلاتا ہے۔

اسی طرح القِطّ جس کو جمع قطاط آتی ہے اور اس کا معنی بلی ہے قط جب سفید فام لوگوں کے پاس آئی تو وہ کیٹ CAT کہنے لگے اور فارسی میں اسے گربہ کہتے ہیں۔ پھر عربی میں بلی کو السِّنَّوْر اور السنار بھی کہتے ہیں اس کی جمع سنانیر آتی ہے۔ الہر۔ بلا اس کی جمع ہِرَرَۃٌ ہے۔ ہِرّۃٌ اس کا مونث ہے اور ہِرَرٌ جمع ہے اور ہُرَیْرَۃٌ، ہِرّۃٌ کی تصغیر ہے۔ بلی کے بچوں سے کھیلنے کی وجہ سے ایک صحابی رسول کو ابوہریرہؓ کہتے ہیں۔ مقبوضہ کشمیر میں بعض خاندان بلی کو حُرٌ کہتے ہیں اور وجہ تسمیہ یہ بتلاتے ہیں کہ یہ الحر بالحر پڑھتی ہے اور دیکھئے روئی کو عربی میں القطن کہتے ہیں روئی فروش کو القطان اور جس زمین میں کپاس بیج کر روئی حاصل کرتے ہیں اس خطہ زمین کو۔ المقطنۃ کہتے ہیں یہی قطن جب لندن میں نازل ہوئی تو وہاں اسے کاٹن COTTON کہنے لگے۔

انگریزی میں جو کیرٹ CARROT ہے وہ فارسی میں گذر اور ہندی میں گجر اور اُردو میں گاجر کہلاتی ہے عربی میں معرب ہو کر جذر کہلائی پھر فارسی میں اسے زروک بھی کہتے ہیں۔ سنسکرت میں گرجتن اور گرجن، گاجر کو کہتے ہیں ان الفاظ کی صوتی مماثلت پر ذرا غور فرمایئے کہ لسانیات میں یہ کیا سے کیا بن کر رہ گئے ہیں۔

قارئین کرام! یہ صرف نمونہ و مثال کے طور پر چند الفاظ پیش کئے گئے ہیں ورنہ ہزاروں الفاظ ایسے اور بھی بتائے جاسکتے ہیں جو ایک زبان خصوصاً عربی فارسی اور سنسکرت سے دوسری زبانوں میں جاکر اپنی صوتی و لفظی مماثلت کو قائم رکھے ہوتے ہیں یا اپنی حقیقت سے ہی محروم کر دیئے گئے ہیں مثلاً فارسی میں جو مادر ہے وہ انگریزی میں مدر بن گئی ہے اور فارسی کا پدر لندن میں جاکر فادر بن گیا ہے۔ یہی حال فارسی کے برادر کا ہے جو انگریزی میں جاکر برَدر بن گیا ہے۔ لسانیات کے اس رتق وفتق یعنی فصل و وصل اور انقلابات سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ جبین و جبہہ عربی میں تو اپنے اصل مقام پر قائم ہیں لیکن عجمیوں نے ان کا حلیہ[۲] بگاڑ کر رکھ دیا ہے

۱ تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو احقر کی کتاب "غزوات اور فلسفہ غزوات"۔ ۲ جیسا کہ آجکل انگریزی خواں اُردو کا حلیہ بگاڑ رہے ہیں۔ وہ بی بی، بیگم، خانم، خاتون، بانو، محترمہ، نجیبہ جیسے الفاظ کی موجودگی میں متفرنج بننے کیلئے میڈم MADAM کو مؤنث کر کے مادام بولتے ہیں اور مباحثہ، مکالمت، مکالمہ، بحث، مکاہرہ، معادلت، معادلہ، مصارقت کو فورم FORUM بولتے ہیں۔

فافهموا وتدبروا وتفكروا۔

ذرا غور فرمایئے کہ انگریزوں نے جبل الطارق کو جبر الٹر بنا کر رکھ دیا ہے اور خود یہ بھی بھول گئے ہیں کہ جبل الطارق کو اس سے پہلے وہ کس نام سے موسوم کرتے تھے؛ لیکن ہمارے مؤرخ جانتے ہیں۔

مقامِ جبہہ جبہہ چہرے کا وہ حصہ جو دونوں ابروؤں کے درمیان ہوتا ہے۔ دونوں ابروؤں کے درمیان کا حصہ ہی پیشانی ہے اور اسی پیشانی کے دائیں اور بائیں کو جبین کہتے ہیں۔ ملاحظہ ہو نور اللغات مد ۲ صفحہ ۳۱ لعلامہ نور الحسنؒ۔ جبہہ و پیشانی کی نشاندہی کرتے ہوئے شعورؔ نے بڑے کام کی بات کہی ہے کہ

یار کی پیشانی پُر نور سے کیا دوں مثال
جبہہ خورشید بے ابرو نظر آیا مجھے

اُردو کے شاعر نے اس شعر سے ثابت کر دیا ہے کہ حاجبین یعنی ابرو پیشانی میں شامل نہیں ہیں پیشانی ان کے درمیانی حصہ کو کہتے ہیں۔ عربی لغت کے امام علامہ ابن منظورؒ بھی جوں کے توں رقمطراز ہیں۔

والجبهة : موضع السجود وقيل هي مُسْتَوَى ما بين الحاجبين الى الناصية وجمعها جباه۔ وجبهة القوم۔ سردار قوم۔ وجبهة من الناس الجماعة۔ منتهى الارب، لسان العرب، المنجد، المحكم، لابن سيدهؒ	یعنی سر کے مقامِ سجدہ کو جبہہ (پیشانی) کہتے ہیں۔ اور کہا جاتا ہے کہ وہ یعنی جبہہ دونوں ابروؤں کے درمیان سر کے بال نکلنے کی منتہا تک (پیشانی) ہے اور اس کی جمع جباہ آتی ہے۔ جبین کا معنی پیشانی وہ لوگ کرتے ہیں جو جبہہ و جبین کی حد اور حصہ کا علم نہیں رکھتے۔

حضرات قارئین کرام! ایجاز و اختصار سے لکھے گئے ان اقتباسات سے یہ بات اجلیٰ و اسنیٰ ہو گئی ہے کہ جبہہ یعنی پیشانی سر کے اس حصہ کو کہتے ہیں جو سجدہ کرتے وقت زمین پر لگتا ہے اور یہ دونوں ابروؤں کے درمیان سر کی طرف اوپر جاتے ہوئے بال نکلنے کی منتہا تک ہے پیشانی زیادہ سے زیادہ اپنے ہاتھ کی تین انگلی چوڑی ہوتی ہے اس کے دائیں اور بائیں طرف جبین ہے اس حد و امتیاز کو نہ جاننے والے جبین کا معنی پیشانی کرتے ہیں۔ فافهم وتدبر

مقامِ جبین جبینؑ پیشانی کی ایک جانب، جبہہ کے دائیں اور بائیں طرف کا حصہ جبین ہے فارسی میں مطلق پیشانی۔ سعیدی صفحہ ۲۲۱۔ جبین ابرو کے اوپر جبہہ یعنی پیشانی کی دونوں طرفیں۔ فارسیوں نے بمعنی پیشانی استعمال کیا ہے۔

ا۔ جبین کا تثنیہ جبینان ہے اور جمع جُبُنٌ ہے۔ اجبنة بھی اس کی جمع ہے۔

محترم پروفیسر حمداللہ صاحب نے علامہ اقبال مرحوم کا بقرار زیر شعر پیش کرکے کہا ہے کہ اُردو زبان میں تو یہ لفظ (جبین) صریحاً پیشانی کے لیے استعمال کیا جاتا ہے آخر یہ لفظ اُردو میں کہاں سے آیا؟

تو اپنی سرنوشت اب اپنے قلم سے لکھ
خالی رکھی ہے خامۂ حق نے تیری جبین

ملاحظہ ہو ماہنامہ الحق جنوری ۱۹۹۲ء ص۳۲۔

اب جناب پروفیسر موصوف کو یہ علم ہو جانا چاہیئے کہ جبین کا حلیہ فارسیوں نے بگاڑ کر اُردو کو تحفہ دیا ہے اور اُردو کی پیدائش کے وقت برصغیر پاک وہند میں سرکاری دفتری زبان فارسی ہی تھی جسے ہندو اور سکھ وغیرہ بھی سیکھتے پڑھتے تھے۔

مکرر عرض کر دوں کہ ناک کی سیدھ میں دونوں ابروؤں کے درمیان اوپر کو سر کے بال نکلنے کی منتہا تک جو حصہ ہے صرف اسی کو پیشانی کہتے ہیں اس حصہ پیشانی کے دائیں اور بائیں کی دونوں جانبوں کو جبین کہتے ہیں اور اس جبین ہی کو بعض حضرات دو جبینیں کہتے ہیں جیسا کہ عربی لغت کے امام علامہ ابن منظورؒ[1] فرماتے ہیں۔

والجبین : فوق الصُّدغ وهما جبينان ۔ عن يمين الجبهه و شمالها ۔

ابن سیدہ : والجبينان حرفان مكتنفان الجبهة من جانبيها فيما بين الحاجبين مصعداً الى قصاص الشعر[2]۔

ملحوظہ : (نوٹ) تجربہ کرکے دیکھ لیجیے کہ پیشانی کی مذکورہ نشاندہی کے مطابق جو چھوٹی سی جگہ ہے اس سے پسینا نہیں آتا بلکہ متعینہ پیشانی کے دائیں بائیں جو جبین کا حصہ ہے اسی سے پسینا آتا ہے جو بوقت وفور آنکھوں میں پڑتا ہے اسی لیے حدیث میں جہاں پسینے کا ذکر آیا ہے وہاں لفظ جبین ہی کا استعمال ہوا ہے۔ اگر پیشانی سے پسینا پھوٹتا ہوتا پھر آنکھوں میں پڑنے کے بجائے ناک پر سے بہتا۔ ہاں پسینے کی کثرت سے پیشانی بھی متاثر ہو جاتی ہے اوپر کے اقتباسات سے یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ پیشانی کی جگہ تنگ ہے اور جبین اس کی نسبت وسیع ہے۔ محترم مقالہ نگار الحق کے ص۵۹ پر رقمطراز ہیں کہ :۔

جبین سے متعلق صحابہ کرام نے آپ کے جو صفات بیان کئے ہیں ان میں سر دست میں تین کو ضبط تحریر میں لاتا ہوں۔ مفاض الجبین ۔ صلت الجبین ۔ واسع الجبین ۔ ان تینوں کے معنی ہیں کشادہ پیشانی والا نہ کہ کشادہ کروٹوں والا۔ بلفظہٖ من شاء فلينظر فيها۔

قارئین کرام! لفظ جبین کی جگہ اگر جبہہ کا لفظ ہوتا تو پھر پروفیسر صاحب کی دلیل بنتی ہے لیکن یہاں تو

---

[1] ولد ۶۳۰ھ توفی ۷۱۱ھ [2] القصاص بتثلیث القاف ۔ بال نکلنے کی منتہا۔

جبین کی وسعت کی طرف اشارہ ہے نہ کہ جبہہ یعنی پیشانی کی وسعت کی طرف ۔ جیسا کہ اوپر مضیق جبہہ اور وسعت جبین ثابت کر دی گئی ہے ۔

اب یہ بات توضیح سے ثابت ہو گئی ہے کہ جبہہ یعنی پیشانی کا پھیلاؤ دو ابرووں کے درمیان سے لے کر اوپر سر کے بال نکلنے کی انتہا تک ہی ہے اور اس کے دائیں بائیں دونوں کانوں تک جبین ہے ۔ فافهموا وتدبروا وتفكروا ۔

یہاں یہ بات ذہن نشین کر لیجئے کہ تغیر زمان ولسان کے عام حوادث کے تحت کچھ لفظ عوام وخواص میں زبان زد ہو جاتے ہیں جو اصل لغت اور اس کے قواعد وضوابط کی رو سے غلط ہوتے ہیں ۔ غَلَطُ الْعَوَامِ فَصِيحٌ کا اصول مسلمانوں کی کسی زبان پر صادق نہیں آسکتا ۔ هذا ما عندی والعلم عند الله ۔

یہ بھی ذہن میں مستحضر رہے کہ کان سے وسطِ راس یعنی وسطِ سر تک دونوں طرف صدغ ہے ۔

حضرات قارئین کرام ! اوپر آپ عربی کے معتبر لغت ، المحکم اور لسان العرب کے حوالہ سے پڑھ آئے ہیں کہ والجبهه موضع السجود یعنی پیشانی سجدہ کی جگہ کو کہتے ہیں ساتھ ہی اردو کے شاعر نے یہ کہہ کر اس کی تصدیق کر دی ہے کہ ابرو پیشانی میں داخل نہیں ہے ؎

یار کی پیشانی پُر نور سے کیا دوں مثال
جبہہ خورشید بے ابرو نظر آیا مجھے

اس کا آپ تجربہ کر کے یوں بھی معلوم کر سکتے ہیں کہ بعض نمازی سجدہ کرتے وقت اپنی پیشانی کو زمین پر رکھتے وقت سر کو زور سے دباتے ہیں اس لیے ان کے ماتھے پر پیشانی کی جگہ پر سجدہ کا نشان پڑ جاتا ہے یہ نشان آپ کسی نمازی کی پیشانی پر ملاحظہ فرما کر یقین کر لیجئے کہ پیشانی صرف وہی ہے جہاں سجدہ کا نشان پڑا ہوا ہے والجبهة موضع السجود ۔ بھی پیش نظر رہے ۔

انظر ، لسان العرب ۔ والسلام مع الاکرام

حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقی نور اللہ کا ایک نایاب رسالہ

رسالہ ردّ روافض

جسے حضرت شاہ ابو الحسن زید فاروقی مجددی مدظلہ العالی نے اپنی نگرانی اور تعلیقات وحواشی کے ساتھ درگاہ شاہ ابو الخیر اکاڈمی دہلی سے شائع کیا یہ رسالہ فارسی میں ہے اور اسکے ساتھ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کا عربی رسالہ رِسَالَةُ الْمُقَدَّمَةِ الْمَنِيَّة اور مکتوب شاہ ولی اللہ بھی شائع کیا گیا ہے ——— اہل علم وفضل فارسی پر عبور رکھتے ہوں اس نادر ونایاب کتاب کو مفت حاصل کرنے کیلئے چھ روپے کے ڈاک ٹکٹ پتہ ذیل پر بھیج کر رابطہ کریں ۔ (ادارہ معارف نعمانیہ ۳۴۳ شاد باغ لاہور ——— ۵۴۹۰۰ پاکستان ۔)